ہندو مسلمان جرمن آریوں میں تبلیغ اسلام اہم فرض کو بجالانے والا اکیلا اخبار

ضوابط

سالانہ عوام سے دو روپیہ آٹھ آنہ
ششماہی علیحدہ امراء سے امتیازی قیمت
پانچ روپیہ ہر
سے حضرات کے اسماء گرامی اخبار
سرپرستوں کی فہرست میں لکھے جائینگے
جو کچھ دیں وہ عطیہ تصوّر ہوگا۔

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی حقیقت بیان کرنا۔
(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا۔
(۳) الزامات کی گرد و غبار کو اسلام کے منوّر چہرہ سے بدلائل عقلی و نقلی دُور کرنا۔
(۴) حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم کو سکھ صاحبان میں پہنچانا اور انہیں اسلام کی دعوت دینا۔
(۵) گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی۔

KHILAFAT LIBRARY

بدر

جلد ۹ | ایڈیٹر شیخ محمد یوسف سابق سورن سنگھ دوان! | نمبر ۱

مورخہ ۳- اکتوبر ۱۹۱۰ء

ھدیٰ اللہ لنور من یشاء

قادیان دارالامان

بابا نانک

حت درشان فیاض زمان مسیحائے نفس
ملزم بحرِ سخاوت ماتن شرح صدا سالک راہ
طریقت عالیجنات سری گورو بابا نانک صاحب
خلد آشیاں از قلم منشی محمد غلام مرتضیٰ خادم
محرر تھانہ نہتانہ ضلع فیروزپور جگرانوی حسب
ارشاد جناب منشی محمد خان صاحب ہیڈ کنسٹبل
اوّل تھانہ ہذا

ول حرفِ مدح جو بابا نانک قلم سے زعفرانی ٹپک رہا ہے
کھلے ہیں مضموں کے پھول کیا کیا تمام گلشن مہک رہا ہے

رواں ہیں بادِ صبا کے جھونکے ہر ایک غنچہ چٹک رہا ہے
صدا کہیں پر ہے قمریوں کی۔ کہیں پہ بلبل چہک رہا ہے
سری گورو ہیں ہمارے عالی ہے انکے در کا ہر اک سوالی
ہر ایک ذرہ اِس آستاں کا مثال اختر چمک رہا ہے
ہے جس نے اِس در سے مُنہ پھرایا تو پھر نہ مطلب دلی کو پایا
کری جہالت میں عمر ضائع پڑا وہ در در بھٹک رہا ہے
جو تشنہ لب ہیں وہ جلد آئیں پیاس اس در پہ آ بجھائیں
چڑھاؤ پر ہے یہ بحرِ وحدت کہ مثل کوثر چھلک رہا ہے
گورو ہیں دیں اس چمن کے مالی یہی ہیں اس بوستاں کے والی
یہ باغ سارا ہی پُر فضا ہے ہر ایک سبزہ لہک رہا ہے
ہے ذرہ اس در کا ماہِ تاباں جھکے گدایاں تو ہو سلیماں
کرم کی شبنم برس رہی ہے گلاب گردوں چھڑک رہا ہے
جو مدح گوئی سے بابا صاحب کی اوج حاصل ہوا ہے مجھکو
تو چشم اعدا میں خار حسرت عجب طرح سے کھٹک رہا ہے
کڑی ہے خادم عدم کی منزل یہ راستہ ہے بہت ہی مشکل
دھیان جو آتا ہے روز محشر کلیجہ کیسا دھڑک رہا ہے

جناب مولوی محمد دین صاحب
ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی اسکول
قادیان جو ایک فرض شناس افسر ہیں
آپنے حسب ذیل اعلان شائع کرنے کے
لیئے مجھے فرمایا ہے۔

اُستانی کی ضرورت

زنانہ مدرسہ قادیان کی اصلاح کے لیئے ایک تجربہ کار
مڈل پاس ٹرینڈ یا سارٹیفکیٹڈ اُستانی کی ضرورت
ہے تنخواہ ۲۵ روپیہ دی جائیگی۔ درخواستیں
اس پتہ پر ہوں:- مولوی محمد دین صاحب بی اے
ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

(اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں باہتمام حافظ مظفر الدین چھپکر شیخ محمد یوسف کیلئے قادیان سے شائع ہوا)

النظر

KHILAFAT LIBRARY

رموز صنعت یا اشتہاری ادویہ کے خفیہ راز مولفہ حکیم علم الدین صاحب بھاگووالیہ مالک و مینجر شفاخانہ دارالصحت یونانی امرتسر ہمارے پاس بغرض ریویو پہنچی۔ یہ مع ٹائیٹل کے ۱۳۲ صفحات کی کتاب ہے اور ۱۲ر قیمت جو خوبیوں کے لحاظ سے کچھ بھی نہیں اس میں نہایت عجیب و غریب نسخہ جات لکھے گئے ہیں اور سچ پوچھو تو ۱۲ر ایک نسخہ کی قیمت بھی نہیں مولف نے دریا کوزہ میں بند کر دیا ہے بعض نسخے میرے دوستوں کے آزمائے جو بالکل درست پائے کتاب قابل دید ہے۔ ملنے کا پتہ۔ حکیم علم الدین مالک شفاخانہ دارالصحت یونانی امرتسر پنجاب۔

عمدہ پھولوں کا تیل سر میں لگانے کے لیئے عمدہ پھولوں کے تیل کی ایک شیشی ہمارے دفتر میں ریویو کے لیئے آئی۔ عمدہ بھینی بھینی خوشگوار پھولوں کا خوشبودار تیل ہے بالوں پر لگانے سے ایک خاص مہک اٹھتی ہے۔ عمدہ بھینی بھینی خوشبو سے تمام کمرہ مہک جاتا ہے نہایت عمدہ خوشبودار تیل ہے قیمت ایک بوتل خورد ۱۲ر ملنے کا پتہ دی پنجاب میڈیکل اینڈ ڈرگ کمپنی امرتسر۔

شاہی خضاب اسکی ایک شیشی بھی مذکورہ بالا کارخانہ سے ہمارے پاس بغرض ریویو آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسوقت تک ہمیں خود تو اسکے استعمال سے مستغنی رکھا ہے مگر ایک ضرورت مند دوست نے استعمال کیا اور تعریف کی قیمت عہ ملنے کا پتہ۔ پنجاب میڈیکل ڈرگ کمپنی امرتسر۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اس کلمہ طیبہ پر حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود نے دسمبر ۱۹۰۶ء میں وہ تقریر فرمائی تھی جسے تحریک حافظ سید عبدالمجید صاحب احمدی امین انجمن احمدیہ و ڈائرکٹر کارخانہ میران بخش اینڈ سنز کمرشل ہوس و منصوری بنشی محمد فخرالدین صاحب احمدی جو اپنی آنکھ

ملتانی لکھنے کے شائق ہیں جنہیں دراصل اب قادیانی کہنا چاہیئے نے ان تقریروں کو کمال شوق سے چھپوایا۔ حضرت مسیح موعود کی تحریر و تقریر کسی فرد بشر کے ریویو کی محتاج نہیں ہے البتہ ہمیں منشی محمد فخرالدین صاحب کا مشکور ہونا چاہیئے جو ایسی نایاب تحریریں شائع کر کے احمدیہ لٹریچر میں نہایت مفید اضافہ کر رہے ہیں قیمت صرف ۳ر ملنے کا پتہ۔ منشی محمد فخرالدین (ملتانی) ثم قادیانی مالک احمدیہ بک ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور۔

ذکر الٰہی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی وہ معرکۃ الآرا تقریر جو حضور نے دسمبر ۱۹۱۶ء کے جلسہ پر فرمائی تقریر کیا ہے سمجھو کہ حقائق و معارف کا ایک لا انتہا سمندر ہے جو رہ رہ کر ٹھاٹھیں مار رہا ہے وہ کونسی روح ہوگی جو ذکر الٰہی کو پڑھے اور اسکے دلمیں معرفت کی گونج پیدا نہ ہو اگر یہ کہا جاوے کہ حیوان سے انسان اور انسان سے باخدا انسان بنانے کے لیئے ذکر الٰہی کا مطالعہ ایک صریح الاثر "منتر" ہے تو یہ عین سچ ہے قطعاً مبالغہ نہیں منشی فخرالدین صاحب کو ایسا مفید لٹریچر قوم کے سامنے پیش کرنے کے لیئے بجا فخر ہے ۲۰×۲۶ سائز کی مع ٹائیٹل ۱۵۰ صفحات کی کتاب ہے قیمت صرف ۱ر جو نہایت واجبی ہے۔ ملنے کا پتہ۔ منشی محمد فخرالدین صاحب مالک احمدیہ بک ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور۔

شام زندگی مولانا راشد الخیری کی جادو بیانی شہرہ آفاق ہے۔ مستورات کی اصلاح کے لیئے جسقدر بھی آپنے کتابیں لکھی ہیں وہ سب کی سب قابل قدر ہیں یہ کتاب بھی اسی موتیوں کی لڑی میں سے ایک موتی ہے۔ کتاب نہایت ہی قابل قدر ہے۔ سوت کے ساتھ نبھاؤ سوت کے بچوں سے برتاؤ اپنے گھر کو بہشت کا نمونہ بنانے کے اسباب یہ ایسی باتیں نہیں ہیں جنہیں جونہی نظر انداز کر دیا جائے محض ان باتوں میں بدنظمی کی وجہ سے بعض اوقات خاندان کے خاندان تباہ ہو گئے ایسے امورات کی الجھنوں سے گھر نار جہنم کا نمونہ ہونا ایک عام بات ہے مگر مولانا راشد الخیری نے ان امورات پر ایسے حسن انداز سے روشنی ڈالی ہے۔ کہ یقیناً ایک دفعہ تو سنگ دل سے سنگ انسان کی آنکھوں سے بھی شما شم آنسو جاری ہو جاتے ہیں ترس اور رحم کا سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگتا ہے قیمت عہ رجو خوبیوں کے لحاظ سے بہت ہی کم ہے ملنے کا پتہ۔ مینجر خطیب دہلی

طبی مشورہ جناب مہتہ سیتارام دت کویراج کی طبی لیاقت مسلمہ ہے۔ اگر مہتہ صاحب کو دیسی طبابت کا روح رواں کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا آپنے تین کتابیں جو آپکی تازہ تصانیف ہیں بغرض ریویو بھیجی ہیں۔ اول طبی مشورہ جسمیں مختلف امراض کی تشخیص اور اسکے علاج درج ہیں یہ مختصر اور جامع کتاب ہندی طب کا بہترین نچوڑ ہیں ہر ایک کنبہ دار کے گھر میں اس کتاب کا ہونا ضروری ہے مہتہ صاحب نے مفید سے مفید نسخہ جات درج کر نہیں نہایت دریا دلی سے کام لیا ہے مع ٹائیٹل ۱۶۸ صفحات کی کتاب قیمت صرف ۴ر ملنے کا پتہ۔ مہتہ سیتارام دت کویراج صدر بازار راولپنڈی +

پانی کے ذریعہ علاج یہ مہتہ صاحب موصوف کی دوسری تصنیف ہے۔ اسمیں صرف پانی کے ذریعہ مختلف امراض کے علاج درج کیئے گئے ہیں مہتہ صاحب کی یہ کتاب اس شعبہ میں مشرقی و مغربی معلومات کا بہترین نچوڑ ہے۔ اسکے مطالعہ سے اس امر پر کافی و وافی روشنی پڑتی ہے کہ خدا نے پانی میں کسقدر تاثیرات رکھی ہیں اور کس طرح ایک خطرناک سے خطرناک مریض محض پانی کے ذریعہ ہی شفا حاصل کر سکتا ہے میری خیال میں یہ اپنے رنگ کی پہلی کتاب ہے قیمت صرف ۱ر جو خوبیوں کے لحاظ سے کچھ بھی نہیں۔ ملنے کا پتہ مہتہ سیتارام دت کویراج صدر بازار راولپنڈی

ڈاکٹر کلام علم توجہ یا مسمریزم یا ہپناٹزم کو آج کون نہیں مانتا کسی وقت مشرق نے اس علم میں کمال حاصل کیا تھا اور خصوصاً سادھو سنیاسیوں جوگیوں کو اس میں بڑی دسترس تھی مگر آج یورپ نے اس علم میں کمال کیا ہے اور اس سے بڑے بڑے کام لیئے جاتے ہیں بڑی بڑی خطرناک بیماریوں کا علاج محض توجہ سے کیا جاتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اسکی تیاری میں مہتہ صاحب کو بہت محنت کرنی پڑی ہے۔ اسکی ایک دو باتوں میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخبار نور قادیان

۳ - اکتوبر ۱۹۱۷ء

آپ وی پی وصول کرینگے واپس

KHILAFAT LIBRARY

نور کا سال یکم اکتوبر سے ختم ہے۔ اسلیئے جن خریداروں کا سال یکم اکتوبر سے ختم ہوتا ہے ان سب کے نام وی پی کیئے گئے ہیں آجکل کاغذ بہت گراں ہے تقریباً چوگنی قیمت چڑھ گئی ہے امید ہے کہ ناظرین کرام ایسے اڑے وقت میں نور کے وی پی وصول فرما کر خاکسار ایڈیٹر نور کو خصوصیت سے دعا اور شکریہ کا موقع دینگے۔ گرانی کاغذ نے بڑے بڑے اخبارات کے چھکے چھڑا دیئے ہیں۔ اکثر اخبارات اور رسائل ہا سال کے پرانے اخبارات محض گرانی کاغذ کی تاب نہ لاکر اپنے ناظرین کو ہمیشہ کے لیئے داغ مفارقت دے گئے ہیں۔ لاکھوں کی تعداد میں چھپنے والے اخبارات نے نہ صرف اپنے حجم ہی کم کر دیئے بلکہ قیمتیں دگنی کر دیں یہ ان اخبارات کا حال ہے یقیناً جنکے خریداروں کی تعداد لاکھوں تک ہے اور جن کے لاکھاں پکی خریدار ہیں۔ دریں حال نور جسکی اشاعت کا دائرہ پہلے ہی قلیل بلکہ اقل ہے اس سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آجکل گرانی کاغذ کی وجہ سے نور کن مشکلات سے گذر رہا ہوگا۔ ایسے اڑے وقت میں ہر ایک خیر خواہ ملت کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ نور جیسے مجاہد پرچہ کا وی پی وصول فرما کر خصوصیت سے دفتر نور کو دعا اور شکریہ کا موقع دے مجھے یہ امر نہایت قلق و رنج سے بیان کرنا پڑتا ہے کہ بعض خریداروں میں یہ نہایت ہی بُری غلط فہمی ہے کہ وہ سال بھر برابر اخبار لیتے رہیں گے اور جب انہیں وصولی وی پی کے لیئے اخبار کے علاوہ خصوصیت سے خط کے ذریعہ بھی اطلاع دی جائیگی تو وہ بالکل خاموش رہینگے۔ حتیٰ کہ جوابی کارڈ تک بھیجنے کا بھی کوئی جواب نہیں دینگے۔ جس سے یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ یہ وی پی وصول کرنے کے لیئے ہر طرح سے آمادہ ہیں۔ کیونکہ اخبار میں وی پی کی اطلاع کے لیئے لکھا جائے خاموش۔ علیحدہ خط کے ذریعہ اطلاع دی جائے خاموش۔ جوابی کارڈ لکھ جاوے خاموش۔ مثل مشہور ہے **انی موتی نیم رضا**۔ مگر جس جگہ پے در پے تین خاموشیاں جمع ہو جائیں تو وہاں تو لامحالہ ایک محتاط سے محتاط آدمی بھی یہی سمجھیگا کہ یہ صاحب وی پی وصول کرنے کے لیئے ہر طرح سے آمادہ ہیں مگر افسوس حیرانی اور تعجب کی کوئی انتہا نہیں رہتی کہ جب ایسے مہربانوں کے نام وی پی کیا جاتا ہے جن کا وجود فی الحقیقت اخبارات کے لیئے سم قاتل ہے۔ تو یہ سفاک اور ظالم طبقہ نہایت بے پرواہی سے انکاری کر دیتا ہے۔ **ہماری جان گئی آپکی ادا ٹھیری**۔ اب کی دفعہ ہم نے سب سے پہلے اخبار میں اطلاع دی اور پھر ہر ایک کو بذریعہ جوابی کارڈ مطلع کیا گیا۔ جن دوستوں نے وی پی سے منع کر دیا انکے نام وی پی نہیں کیئے گئے۔ باقی سب دوستوں کے نام وی پی بھیجدیئے گئے ہیں مجھے امید ہے کہ یہ سب دوست وی پی وصول فرما کر خاکسار ایڈیٹر نور کو خصوصیت سے دعا اور شکریہ کا موقع دینگے مگر اسقدر احتیاط کے بعد بھی کسی دوست کو وصول وی پی میں کوئی امر مانع ہو تو وہ وی پی کو دس روز تک ڈاک خانہ میں بمد "امانت" رکھکر دفتر نور سے خط و کتابت کرے خواہ مخواہ وی پی واپس کر کے دفتر نور کے لیئے نقصان کا موجب نہ بنے۔ کیونکہ وی پی واپس کرنا کوئی کار خیر نہیں ہے جو ثواب دارین کا موجب ہو۔ جسکے لیئے آپکو بڑھ چڑھ کر قدم مارنے چاہئیں۔ امر دوم میں نور کی توسیع اشاعت کے متعلق اسوقت خصوصیت سے آپکی توجہ منعطف کروانا چاہتا ہوں نور کی توسیع اشاعت کے لیئے آپکی اشد توجہ کی ضرورت ہے نور جس خلوص قلب اور صدق نیت سے پیاری اسلام کی بجا آوری خدمت پر کمربستہ ہے آج دوست و دشمن سب اس کے معترف ہیں تمام ہندوستان میں صرف نور ہی ایک ایسا اخبار ہے جو سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم ترین فرض کو کما حقہ بجا لا رہا ہے یقیناً ایسے مجاہد اور بے ریا قومی خادم کی اعانت کرنا گویا اپنی مدد آپ کرنیکے مصداق ہے۔ آجکل کاغذ بہت گراں ہے چوگنی قیمت چڑھ گئی ہے ایسے اڑے وقت میں نور ناظرین کرام کی توجہ کا خصوصیت سے مستحق ہے۔ کہ ان دنوں نور کے ناظرین نور کی توسیع اشاعت میں خصوصیت سے توجہ فرماویں ایک یا دو خریداروں کا پیدا کر دینا کچھ بھی مشکل نہیں ہے صرف تھوڑی سی توجہ درکار ہے نور کے وہ کونسے خریدار ہونگے جنکے ایک دو دوست نہ ہوں پھر وہ کونسے دوست ہونگے جنہیں نور کی خریداری کے لیئے کہا جاوے اور وہ انکار کر دیں۔ میں حسب ذیل احباب و کرام کا خصوصیت سے مشکور ہوں جنہوں نے پچھلے دنوں نور کی توسیع اشاعت میں خاص مربیانہ سعی فرمائی :-

جناب منشی محمد خانصاحب ہیڈ کنسٹبل ۵ خریدار۔ جناب مولوی فضل الٰہی صاحب ۴ خریدار۔ جناب منشی محمد مخدوم صاحب خریدار جناب شیخ عبد الغنی صاحب ۵ خریدار جناب شیخ حسن احمدی ۳ خریدار۔ جناب سید شاہنواز صاحب ۳ خریدار جناب منشی محمد عبد اللہ صاحب ۲ خریدار جناب چودھری ابو عبد اللہ صاحب ۲۔ جناب چودھری محمد حیات خانصاحب ۲ اسکے علاوہ تقریباً ۱۶ احباب کرام نے ایک ایک خریدار عطا فرمایا جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ جناب منشی محمد خانصاحب و منشی محمد مخدوم صاحب و شیخ عبد الغنی صاحب کا تہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے پانچ پانچ خریدار عطا فرمائے منشی محمد مخدوم صاحب و شیخ عبد الغنی صاحب کی طرف سے تو تا حال بھی اعانت کا سلسلہ جاری ہے خصوصاً شیخ عبد الغنی صاحب تو ہفتہ میں ایک خریدار ضرور ہی بھیج دیتے ہیں درحقیقت نور کے لیئے ایسے ہی بھی خواہان ملت کی ضرورت ہے اگر دو درجن بھی نور کے ایسے خیر خواہ خریدار پیدا ہو جائیں تو نور کی توسیع اشاعت کا سوال ایک ہفتہ کے

نور قادیان کے ایڈیٹر کا نام

شذرات

KHILAFAT LIBRARY

اشاعت اسلام

مولانا ظفر علیخاں ستارہ صبح کے ۳- اگست کے اشو میں لکھتے ہیں :-

"ہمیں خوب یاد ہے گذشتہ ایام میں پنجاب کے بعض ارباب اثر و رسوخ نے اشاعت اسلام کانفرنس کا اعلان کیا تھا کہ اگر کام نہ ہوگا تو نام تو ہو ہی جائے گا جن لوگوں کی جانب سے دعوت دی گئی ان میں بعض ایسے نام بھی تھے جن کے عقائد و اعمال سے جمہور امت کو ہمیشہ سے اختلاف رہا اور غالباً انہیں کی وجہ سے یہ اجتماع کامیاب نہ ہو سکا"

نور - وہ تحریک کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتی جو بجائے اخلاص کے خود غرضی پر مبنی ہو - ہندوستان میں اشاعت اسلام کی اشد ضرورت ہے اسکے لئے اوّل تو مسلمانوں کے قلوب میں احساس ہی نہیں اگر ہے بھی تو اسکی حقیقت سوڈا واٹر کی جھاگ سے زیادہ نہیں - جاؤ ذرا راجپوتانہ میں جا کر دیکھو وہاں رام سنگھ اور بھوپ سنگھ اسمارٹ والے نو مسلم راجپوت بکثرت نظر آئینگے جنہیں موقع پا کر آریہ سماج کی شدھی سبھا اپنے "ہون" کی آہوتی" بنا رہی ہے اور ہم آئے دن سنتے ہیں کہ آج راجپوتانہ میں اسقدر مسلمان آریہ بن گئے مگر ہمارے احساس ٹس سے مس نہیں ہوتے نواح دہلی میں مسیح صاحبان چماروں کو دھڑا دھڑ عیسائی بنا رہے ہیں یہ دیکھ آریہ سماج نے بھی وہاں اپنے خیمے لگا دیئے ہیں - مگر نام کو تو ہندوستان میں اشاعت اسلام - حمایت اسلام - ہدایت الاسلام - ضیاء الاسلام کا دم بھرنے والی سینکڑوں ہی انجمنیں ہونگی مگر کیا مجال کہ وہ اس طرف رخ تو کر جائیں - ہم کہاں تک اس بات کا رونا روتے جائیں سندھ میں سب نانک پنتھیوں کی ہی آبادی ہے وہ اسلام کے بہت کچھ قریب ہیں ہم نے سندھی اور ہندی میں ٹریکٹ لکھ کر سندھ کے نانک پنتھیوں میں مفت تقسیم کیئے جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ ایک سندھی نانک پنتھی ڈاکٹر جو اسسٹنٹ سرجن کے معزز عہدہ پر سرفراز ہے مع بال بچے کے مسلمان ہوا اگر کام جاری رہتا تو خدا کے فضل سے بہت کچھ کامیابی کی امید تھی مگر ہمارے ٹریکٹوں کا شائع ہونا تھا کہ وہاں کی آریہ سماج نے ہمارے ٹریکٹوں کے جواب میں تقریباً تین صد صفحات کی سندھی کتاب لکھ ماری اور وہ سندھ میں تقریباً مفت تقسیم کی گئی ہم نے اسی وقت اسکا جواب لکھ دیا جواب تیار ہے مگر چھپوانے کے لیئے کم از کم پانصد روپیہ چاہیئے مگر وہ روپیہ کہاں سے آئے - ہندوستان میں کام کرنے کے لیئے میدان بہت وسیع ہے مگر یہ اکیلے انسان کا کام نہیں ہے اسکے لیئے قومی توجہ کی ضرورت ہے ؛

ایک سکھ اوپدیشک بت پرستی کی حمایت میں

خلاصہ اخبار موجۂ قومی گرادوٹوں پر گہری نظر کے تحت اپنے ۱۷- اگست کے اشو میں اپنے ایک اوپدیشک کے متعلق لکھتا ہے کہ

"اوپدیشک صاحب کا قول ہے کہ بت پرستی پریم اور سادہ دلی سے ہو جائے تو واجب ہے"

نور - شائد اوپدیشک صاحب کی زیر نظر دار الں بھائی گورداس جی کا وہ حصہ ہو جس جگہ آپنے دھنے بھگت کو "ٹھاکر پوجا" کے ذریعہ "ایشور پرستی" یا وصال باری تعالیٰ کے لیئے لکھا ہے مگر گرنتھ صاحب تو - جو پاتھر کو کہتے دیوتا نکی نپجل ہوئے سیو جو پاتھر کو پائیں پائیں تا نکی کھال اجائیں جائیں جو پتھر کو خدا بنا کر عبادت کرتے ہیں انکی تمام خدمات رائگاں جاتی ہیں - امید ہے کہ کوئی سکھ دوست وار بھائی گورداس دس جان دھنے بھگت کو ٹھاکر پوجا سے خدا کا ملنا لکھا ہے اور گرنتھ صاحب کے اس شلوک کو تطبیق دینے کی کوشش کریگا شائد ہمارا لائق ہمعصر لائل گزٹ اسمیں سہ قت اور فوقیت لے جائے ؛

سکھ دھرم میں مساوات اور اس کے لیئے عملی نمونہ کی ضرورت

ہمارے قابل معاصرین لائل گزٹ اور خالصہ اخبار یہ کہا کرتے ہیں کہ مساوات صرف خالصہ دھرم ہی میں پائی جاتی ہے اور کوئی مذہب اس شعبہ میں سکھ دھرم کا مقابلہ نہیں کر سکتا - جسے سنکر ہماری طبیعت بہت خوش ہوا کرتی تھی مگر افسوس کہ ہماری خوشی دیر تک قائم نہ رہ سکی جب ہم نے خالصہ اخبار ۱۷- اگست میں یہ لکھا پایا کہ :-

"ایک طرف سے آواز آتی ہے کہ سکھوں کو لوہے کے برتنوں میں ہی پرشاد چھکنا چاہیئے - دوسری طرف سنت سبھا والے مذہبی سکھوں کے لیئے علیحدہ امرت تیار کر رہے ہیں - اور اسی طرح ہر طرف سے ایک نئی آواز سنائی دے رہی ہے - حالانکہ گورو صاحبان کا مطلب یہ تھا - کہ سکھوں کو چھوت چھات کا خیال نہیں رکھنا چاہیئے صحت کے واسطے اگر خیال ہو تو بے شک ہو - لیکن مذہب کے لحاظ سے کوئی فرق کھانے پینے میں نہیں ہونا چاہیئے پھر یہ علیحدہ بندش کیوں"

ابھی ہم یہ پڑھ ہی رہے تھے کہ ۲۶- اگست کے لائل گزٹ میں بھائی جودھ سنگھ ایم - اے ہیڈ ماسٹر خالصہ ہائی سکول لائلپور کا یہ مضمون نظر سے گذرا جسے لائل گزٹ نے لیڈنگ کالمز میں جگہ دی ہے بھائی صاحب فرماتے ہیں :-

"مشکل یہ ہے - اوّل تو کھان پان میں ہی نوکھ سے چھوت کیجاتی ہے - لیکن اگر یہ دور ہو تو بیاہ شادی اس کا کہیں ہو ہی نہیں سکتا - اس حالت میں کون آدمی ہے جو اس دھرم کو قبول کرے ؟ ہمارا منہ سے یہ کہنا کہ سکھ مذہب سب کے واسطے یعنی عالمگیر ہے - کوئی معنے نہیں رکھتا - جب تک ہر ایک آدمی کو جو اس مذہب میں شامل ہو مذہبی و سوشل حقوق مساوی نہ ہوں"

نور - یہ امر واقعہ ہے کہ جو مساوات اسلام بنی نوع انسان کو دیتا ہے دنیا میں اور کوئی مذہب اس کا عشر عشیر بھی پیش نہیں دے سکتا ہم اس امر کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتے کہ ہندوستان میں آکر اس ملک کی

آب و ہوا کی وجہ سے مساوات اسلام کو بھی ایک خفیف سے ٹھیس لگی ہے۔ مگر تاہم اسوقت بھی غیر اقوام کو اپنے میں ملانے اور انہیں سوشل حقوق دینے میں جو وسیع القلبی آپ اہل اسلام میں پائینگے دیگر مذاہب میں اس کا پانسک بھی نہیں ملیگا اسلام میں اگر کوئی نومسلم رشتہ ناطہ کے متعلق شکایت نہیں کر سکتا۔ درحقیقت اسلام دنیا کے لیئے ایک رحمت ہے جو سوشل اور تمدنی حقوق سے مساوی شاہ و گدا کو مستفیض کرتی ہے۔ اگر آج ایک چمار لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہکر اسلام میں داخل ہوتا ہے تو اُسے بھی وہی مذہبی حقوق حاصل ہیں جو ایک مسلم شہنشاہ کو۔

KHILAFAT LIBRARY

امتحان سول سروس سے سنسکرت کا اخراج

سول کے اعلیٰ عہدوں کے لیئے ولایت میں ایک امتحان ہوتا ہے جسے امتحان سول سروس کہا جاتا ہے اس امتحان کے مضامین پر غور کرنے کے لیئے گذشتہ دنوں ایک کمیٹی قائم ہوئی تھی جس نے اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے اس رپورٹ میں سب سے بڑھکر قابلِ تعریف سفارش جو کمیٹی کی طرف سے کی گئی ہے وہ امتحان میں سے سنسکرت کے اخراج کی نسبت ہے کہ اس فضول و بے مطلب اور نہایت مشکل زبان کا امتحان میں کوئی فائدہ نہیں نظر آتا اسلیئے آیندہ سال کے واسطے اسے امتحان سے اُڑا دیا جاوے۔ دوسری قابلِ ذکر سفارش یہ ہے کہ انجینیری کے نمبر بھی زبان علم ادب ولیٹن اور یونان کی تاریخ کے برابر ہوں سنسکرت جیسی بے مطلب و غیر مفید زبان کا اس امتحان سے خارج کرنا شامل ہونے والوں کے لیئے آسانی و سہولیت کا باعث ہوگا ؛

کیا موجودہ انجیل الہامی ہے

کرسچین کامن ویلتھ لندن کا ایک زبردست عیسائی پرچہ ہے آج کل اس میں

ایک معرکۃ الآرا مضمون

Crusade for the use of the Bible.

یعنی انجیل کے استعمال کے لیئے جد و جہد ۱۸ - اپریل کے پرچہ میں اس سلسلہ کا تیسرا مضمون شائع ہوا ہے۔ جسمیں پرانے عہد نامہ کے متعلق لکھا ہے:-

"دیکھو۔ یہ خیال مت کرو اور نہ ہی لوگوں کو بتلاؤ۔ کہ پیدائش کے باب ۱ و ۲ میں کوئی فرق ہے۔ نہیں تو تم انجیل الہامی ہونیکے خیال کو ملیامیٹ کر دو گے"

آگے چلکر ہمیں یہ فقرہ ملتا ہے:-

"یہ پرانا عہد نامہ ہے اس کا خدائی کلام ہونے سے کیا تعلق ہے۔ ہم کہتے ہیں۔ اول تو ہمارے لیئے یہ کوئی قانون نہیں۔ نہ ہم اس کی پیروی کرتے اور نہ پیروی کرنے کا خیال رکھتے ہیں"

کیا انجیل تاریخ ہے

آگے چل کر مضمون میں اس بات پر بحث کی گئی ہے کہ انجیل تواریخ ہے یا نہیں۔ مضمون نگار کے خیال میں انجیل کس قسم کی تاریخ ہے اسکے متعلق نامہ نگار کے الفاظ یہ ہیں :-

"ایک دفعہ میرے ایک دوست نے اس بات پر زور دیا۔ کہ سکولوں میں لڑکوں کو انجیل پڑھانی چاہیئے کیونکہ یہ تواریخ ہے۔ میں نے کہا انجیل تواریخ نہیں ہے بتلاؤ کہ چاروں کتابوں میں سے کس کتاب کو عیسیٰؑ کی صلیب کی تاریخ قرار دو گے۔ وہ ایک دوسری سے نہایت حیرت انگیز طریق میں مختلف ہیں۔ ایک کتاب کہتی ہے کہ عیسیٰؑ نے اپنے شاگردوں کے ساتھ Passover کے موقعہ پر کھانا کھایا دوسری کتاب کہتی ہے Passover کے موقعہ پر فوت ہو گیا گویا اس نے اسوقت کھانا نہیں کھایا سو بتلاؤ ان دونوں میں سے کسے تواریخ مانیں۔ میرا دوست اس دلیل سے ہٹ گیا۔ اور کہنے لگا"

"بیشک یہ کتابیں تواریخ نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مصالحہ ہے جس میں سے ایک ذہین شخص جمع کر سکتا ہے

جو کچھ کہ تواریخ ہے۔ یہی نہیں۔ بلکہ اسمیں سے وہ دریافت کر سکتا ہے کہ عیسیٰؑ کی حقیقی تواریخ کیا تھی۔ یہ کتابیں پُر ہیں۔ اُن لوگوں کی ڈائریوں سے جو عیسیٰؑ سے پہلے اور پیچھے آئے وہ پُر ہیں۔ اُن لوگوں کے واعظ سے ہو جو عیسیٰؑ سے پہلے ہوئے اور یہود میں آئے۔ اُن رائیوں سے جو اُن واعظوں میں ظاہر کی گئیں۔ اسلیئے اکثر یہ سمجھ سکنا مشکل ہوتا ہے۔ کہ اصلی سرمن کیا ہے۔ ان کتابوں میں وہ آیتیں بکثرت درج ہیں اور گایا کرتے تھے"

ہم اسپر اپنی طرف سے کوئی حاشیہ نہیں چڑھانا چاہتے۔ صرف اتنی عرض ہے کیا کوئی سمجھا سکتا ہے کہ نامہ نگار انجیل کو انہیں معنوں میں الہامی مانتا ہے جن معنوں میں ہمارے سامنے پیش کی جاتی ہے ؛

آریہ صاحبان کی ستیارتھ کتنی قسم کی ہے

ہماشہ حمیت رائے صاحب بی - اے ۱۱ - بھادوں کے پرکاش میں لکھتے ہیں :-

"پہلے ہم سندھیا کی کتابوں کو ہی لیتے ہیں کسی سناتنی بھائی نے مجھے کہا تھا۔ کہ ان کے ہاں سو سے زیادہ سندھیائیں ہیں۔ اور ہر ایک سندھیا کسی خاص سمپرزمانے سے متعلق ہے۔ دیکھتے ہیں آریوں کا کیا حال ہے؟ دو کتابیں اس بارے میں پرمان جوت (سند) ہیں۔ ایک سنسکار ودھی جس کے گرہستھ کے باب میں سندھیا کا ودھیان ہے۔ دوسری پنچ مہایجنیہ ودھی۔ جو روزانہ فرائض کی کتاب ہے ان دو سے اُتر کر آریہ بھاشا اور اردو کی کتابیں۔ جو پیسے پیسے میں بکتی ہے۔ کوئی چار آنے کو بھی جا پہنچی ہے۔ آریہ سماج میں سنسکار ودھی یا پنچ مہایجنیہ ودھی سے کم سندھیا کرتے ہیں عام پر چار پیسہ پیسہ کی پستکوں کا ہے" ؛

آگے چلکر یہی صاحب لکھتے ہیں :- "آریہ سماج میں ہمیں آج ایک انوکھا نظارہ نظر آتا ہے سب سے بڑا بڈا دل اردو خانوں کا ہے۔ جو [illegible] کو ترمولی پڑھکر گائیتری جاپ کرتا ہے ان سے کم تعلیم بہت وسیع وہ گروہ ہے۔ جو آریہ بھاشا کے پستکوں کے

سندھیا یاد کرتا ہے۔ وہ شکھا جندھن۔ آچمن۔ پرانایام وغیرہ کریاؤں کو جواب دے بیٹھا ہے۔ یہی روکھی سندھیا کرنیوالے آج سماجوں پر قابض ہیں سب سے چھوٹا گروہ گورو گھنٹالوں کے ادھیاپکوں اور برہمچاریوں کا ہے جو پنچ مہا جگیا دیدھی کے مطابق سندھیا کرتا ہے اور سنسکار ودھی کا وہ تیسرا آچمن بھی انکی سندھیا میں شامل ہے ؛

HILAFAT LIBRARY

اگر ان تینوں گروہوں کو اکٹھا سندھیا کرنے کا موقع ہو جیسے سماجوں کے جلسوں پر اتفاق ہو جاتے ہیں تو ایک عجیب کھچڑا سماج کے پلیٹ فارم سے اٹھتا معلوم ہوتا ہے آریہ سماج جیسی باقاعدہ جماعت بے قاعدگی اور بے سرے پن کا نمونہ ہوتی ہے ؛

نوٹ۔ اس سے اندازہ لگالو کہ سندھیا جو آریوں کے ہاں نماز کے قائمقام ہے وہ آریہ صاحبان میں کس طرح مختلف طریقوں سے ادا کیجاتی ہے۔ یہ کیوں کہ ویدوں میں سندھیا کی طرز ادائگی کے متعلق کوئی خاص حکم نہیں ہے۔ اور پھر وہ لوگ جو اپنے مذہب کے عقائد سے آگاہی حاصل کرنے کے لیے سوائے اصلی نوشتہ کے اسکے ترجمہ تک ہی رسائی رکھتے ہوں مذہب کے متعلق انکی واقفیت کا علم آسانی سے سمجھ میں آسکتا ہے ؛

آریہ سماج میں ویدوں کے مخالف کی حمایت پرکاش اپنے ۴ بھادوں کے اشو میں لکھتا ہے کہ :-

"آریہ سماج میں شخصی اور غیر اصولی جھگڑے اسقدر بڑھ گئے ہیں کہ آریہ پرش اب اصولی جھگڑوں سے بھی بیزار ہو گئے ہیں اگر اصولی اختلاف کے لیئے کوئی جدوجہد نہیں ہوتی تو سمجھ کہ آریہ سماج میں جان نہیں۔ اسکا لازمی نتیجہ بے اصولا پن اندھا دھند ہے۔ لیکن خواہ اسپر کسقدر افسوس کیا جاوے یہ حالت آریہ سماج میں پیدا ہو چکی ہے کہ اگر کوئی شخص ویدوں سے انکار کرنے والا بھی آریہ سماج میں پیدا ہو جاوے اور اسکے خلاف لکھنے کی ضرورت ہو تو آریہ سماجت پرش یہی پسند کرینگے کہ اسکے خلاف نہ لکھا جاوے"

نوٹ۔ جن فقرات پر ہم نے نشانات کر دیئے ہیں وہ خصوصیت سے قابل توجہ ہیں۔ شہزادہ امن نے آریہ سماج کے متعلق یہ پیشگوئی کی تھی کہ وہ وقت قریب آنیوالا ہے جبکہ آریہ سماج اپنے مذہبی عقائد سے بالکل ہاتھ دھو لے گی۔ کیا پرکاش کی مذکورہ بالا تحریر کو پڑھکر اس پیشگوئی کے حرف بحرف پورا ہونے میں کوئی شک و شبہ رہ جاتا ہے ؟

آریہ سماج میں گوشت خوری کی حمایت

پھر یہی اخبار آگے چلکر لکھتا ہے کہ "ہم ان لوگوں میں سے ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ آریہ سماج میں پہلا جھگڑا مانس کے اصولی سوال پر ہوا ہم خود اس جدوجہد میں نہ تھے۔ لیکن جو کچھ ہم نے سنا اور پڑھا ہے اس سے ہم نے یہی رائے قائم کی ہے مزید برآں یہ کہنا کہ محض ذاتیات سے یہ اختلاف شروع ہوا۔ آریہ سماج کے دونوں فریقوں کے لیڈروں کو بہت گرا ہوا سمجھنا ہے۔ ہم اس امر سے انکار نہیں کرتے کہ ذاتی رنجشوں نے اس اصولی اختلاف کو مٹنے سے روکا ہوگا۔ لیکن اصول کا اختلاف ضرور تھا اس کا بھاری ثبوت یہ ہے کہ آریہ سماج انارکلی کے بہت سے سرکردہ احباب مانس آہاری ہیں لیکن کوئی آواز اسکے خلاف نہیں اٹھتی۔ آریہ سماج میں کئی لوگ موسمی پرندکی طرح ہیں جو ہوا کے رخ کے ساتھ اپنا رخ بدلتے رہتے ہیں کسی وقت آریہ سماج کے اختلاف کو اصولی اور کسی وقت ذاتی اختلاف قرار دیتے ہیں ہم ان میں سے نہیں ہیں"

نوٹ۔ آریہ دوستوں کو چاہیئے کہ گوشت خوری کے متعلق مسلمانوں پر الزام لگانے سے پہلے اپنے بھائیوں کو سمجھائیں اور اپنے بھائیوں کو سمجھانے سے پہلے ویدوں اور سمرتیوں میں جہاں جہاں گوشت خوری کی صاف صاف اجازت ہے اسکا کوئی علاج سوچ لیں ؛

سنیاسی سادھو اور فوج میں بھرتی

پرکاش لکھتا ہے کہ شری سوامی شردھانند (سابق مہاتما منشی رام) کے قلم سے ۲۷ شراون کے رت دیوم پرچارک میں شائع ہوا ہے اس میں شری سوامی جی تجویز پیش کرتے ہیں کہ اسوقت سرکار کو آدمیوں کی ضرورت ہے کیوں نہ لاکھوں سادھو جو اسوقت دیش کے اندر بیکار پھر رہے ہیں فوج میں بھرتی ہو جائیں"

سوامی جی کی تجویز نہایت معقول ہے اور ہم دل و جان سے تائید کرتے ہیں سوامی جی ہر ایک کار خیر میں آریہ سماج میں ایک عملی نمونہ ہیں ہمیں توقع رکھنی چاہیئے کہ اس ضمن میں بھی سوامی جی بجائے تحریر و تقریر کے اپنا عملی نمونہ پیش کر کے دیگر سنیاسی مہاتماؤں کے لیئے عملی طور پر رہنمائی کا موجب بینگے ؛

ایک عجیب و غریب مچھلی

پرکاش لکھتا ہے :-

نیروبی کے اخبار ایسٹ افریقن سپنڈرڈ میں ایک عجیب و غریب مچھلی کے دلچسپ حالات مفصل شائع ہوئے ہیں جو پرکاش کے پڑھنے والوں کی واقفیت کے لیئے ذیل میں درج کیے جاتے ہیں :-

یہ مچھلی زنجبار میں آٹھ جون کے قریب پکڑی گئی تھی۔ اس میں غیر معمولی واقع اسکی دم ہے جسکے دونوں طرف عربی زبان میں کچھ الفاظ پڑھے گئے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ مچھلی کسی بڑی جماعت نے پکڑ کر بہت سی مچھلیوں کے ڈھیر میں رکھکر بازار میں فروخت نہیں کی بلکہ ایک اکیلے ماہی گیر نے اس اکیلی مچھلی کو پکڑا اور بازار میں فروخت کے لیئے لایا چونکہ اس قسم کی مچھلی اس نواح کے سمندر میں نہیں ہوتی اسلیئے کچھ دیر تک کوئی گاہک نہ ملنے کے کارن یونہی پڑی رہی۔ آخر کار فرقہ میمن کے ایک ہندوستانی نے اسے پانچ پیسہ کو خریدا۔ بعد میں اسکی دم پر کچھ عجیب و غریب نشانات دیکھنے پر اُسے کسی عربی زبان کے دوان کے پاس لے گیا جس نے ان حرفوں کو پڑھا بعد ازاں یہ مچھلی سلطان زنجبار کے پاس لائی گئی جس نے الفاظ کو پہچانا اسی رات اس مچھلی کی قیمت تیرہ ہزار روپیہ پیش ہوئی جو منظور نہ کی گئی۔ اگلے دن اس کی قیمت پانچ ہزار روپیہ پیش ہوئی وہ بھی نہ منظور کی گئی تشبیحہ یہ کیا گیا کہ اس مچھلی کو محفوظ اور قائم رکھا جائے اس غرض سے سرکاری لیبارٹیری میں لیجاکر اسمیں مصالحہ لگا دیا گیا ؛

دم کے دونوں طرف الگ الگ حروف کندہ ہیں ایک طرف تو لا الہ الا اللہ اور دوسری طرف شان اللہ ہیں۔ اخبار مذکور میں مچھلی کے دونوں طرف کا فوٹو بھی دیا گیا ہے الفاظ کے کندہ ہونے میں کوئی انکار کی گنجائش نہیں ہو سکتی۔ مگر اس عجیب واقعہ کا ابھی تک کوئی جواب نہیں بن پڑا۔ عربی کے الفاظ صاف اور واضح ہیں فوٹو میں صاف پڑھے جاتے ہیں اور اس دریافت سے زنجبار کی اسلامی آبادی میں بہت حیرت پیدا ہو گئی ہے عام لوگوں میں یہ وہم پایا جاتا ہے کہ جلد کوئی نہ کوئی حیرت انگیز واقعہ ظاہر ہونیوالا ہے ممکن ہے

کہ جنگ کا خاتمہ جلد ہو۔ زنجبار کے سرکاری گزٹ میں اس کے متعلق اعلان شائع ہوا ہے :۔

لا الٰہ الا اللہ شان اللہ

"قدرتی عجیب و غریب مچھلی"

ہر روز صبح ۸ سے ۹ بجے تک اور دوپہر کو ایک بجے سے شام کے پانچ بجے تک ہر ایک شخص کو چار آنہ داخل کرنے پر دکھلائی جایا کریگی۔ بچوں اور سواحلیوں کے لئے ٹکٹ۔ جو لوگ اپنے گھروں میں لے کر اپنی مستورات کو دکھلانا چاہیں۔ انکے لیئے خاص انتظام کیا جاویگا۔ اور خاص فیس لیجاویگی۔ مفصل حالات کے لیئے قاسم رحمۃ اللہ پارسیہ ۶۵۲ بلڈی بازار زنجبار سے دریافت کریں ؛

مشرقی افریقہ کے ایک سرکاری اہلکار سے غذل گفتگو معلوم ہوا۔ کہ اس قسم کا عجیب و غریب واقعہ صرف ایک ہی مرتبہ پہلے سننے میں آیا ہے کہ جہاں تبت میں ایک درخت کے پتوں پر کسی ہندوستانی زبان کے حروف ظاہر ہوئے تھے۔

اس پر پرکاش لکھتا ہے کہ :۔

ساری کلدھائی تعجب انگیز ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ اس نسل کی مچھلی زنجبار کے سمندروں میں اور پائی نہیں جاتی ؛

جزیرہ فجی کی عجیب رسم

جزیرہ فجی میں یہ دستور ہے کہ جب خاوند مرجاتا ہے تو اُس کی بیوی کو بھی گلا گھونٹ کر مار ڈالتے ہیں۔ یہ کام عورت کا بھائی کرتا ہے۔ اور اُس کی بہن کے سسرال والے اُس کی بڑی عزت کرتے ہیں اور کچھ زمین و نقدی بعد شکریہ کے دیتے ہیں ؛

جب گلا گھونٹنا شروع ہوتا ہے تو عورت گھٹنے ٹیک کر بیٹھتی ہے۔ اور پھندا اسکے گلے میں ڈالا جاتا ہے۔ کہ جہاں تک ہوسکے سانس کو باہر نکالے۔ اور جب نہ نکال سکے تو ہاتھ سے اشارہ کردے۔ فوراً پھندا کھینچ لیا جاتا ہے اور کام ختم کردیا جاتا ہے ؛

اس جزیرہ کے باشندوں کا عقیدہ ہے کہ انسان جب مرتا ہے تو اسکو بہشت کے راستہ میں ایک دیو ملتا ہے۔ جو مرد بن بیاہا ہوتا ہے۔ وہ اسکا دشمن ہوتا ہے۔ اور تمام بن بیاہے مردوں کی ارواح پکڑ کر ایک سخت چٹان پر دے مارتا ہے۔ اسلیئے مرد کے ساتھ عورت کا ہونا ضروری ہے ؛

اگر عورت مرد سے پہلے مرجاتی ہے تو مرد اپنی تھوڑی سی داڑھی کاٹ کر شادی کی سرٹیفکیٹ کی طرح اس کی بغل میں رکھ دیتا ہے ؛

کس کو سچ مانیں

ہمعصر لائل گزٹ دسمبر کے اشو میں لکھتا ہے کہ۔ جیسا اثر نعمتی ہندوؤں پر آغا خاں کا ہے۔ ویسا ہی اضلاع گجرات جہلم۔ راولپنڈی۔ اٹک۔ میانوالی۔ شاہ پور۔ پشاور کوہاٹ و ہزارہ پر کسی دن مرحوم باما سرکھیم سنگھ کے۔ سی۔ آئی۔ ای کا تھا۔ انکی اپنی عمر میں ہزاروں بلکہ لاکھوں ہندوؤں نے جو آپ سے عقیدت رکھتے تھے سکھ دھرم قبول کیا اور امرت چھک کر سکھ بنے۔ لیکن باوا صاحبان نے اپنے اثر کو اس حد تک کھینچ تان کر بڑھانا چاہا جس حد تک کہ وہ اسے بڑھا نہیں سکتے تھے یعنی "گورو بن گئے" اور اور اس میں انہوں نے اپنا نام بھی رکھوا دیا۔ اور دوسرے اپنے مریدوں کو آغا خاں کی طرح اپنے مذہب میں لانے کی بجائے باوا صاحبان نے انکو مریدوں کے مذہب کو اختیار کرلیا اور برہمنوں کے آگے جنیو پہنکر جھک جھک کر پرنام کرتے ہیں"

نوٹ۔ حیرت تعجب بقول لائل گزٹ ایک طرف تو باوا صاحبان گورو بن گئے اور دوسری طرف مریدوں کے مذہب کو قبول کرکے برہمنوں کے سامنے سربسجود ہوئے کیا کوئی دونوں باتوں کو تطبیق دے سکتا ہے ؛

آریہ میرج بل کا مسودہ

صوبہ متحدہ آریہ پرتی ندھی سبھا نے ایک مسودہ قانون پاس کیا ہے۔ جو کہ آریہ میرج ایکٹ کے نام سے مشہور ہے یہ مسودہ قانون ہر ایک آریہ سماج کے پاس اظہار رائے کے لیئے ارسال کیا گیا ہے اور اس کی اشاعت آریہ اخبارات میں بھی کیگئی ہے اس بل کا منشاء یہ ہے کہ آریہ سماجیوں کو ذات برادری کے بندھنوں کو توڑ کر شادی کرنے میں سہولت ہو۔ ہمیں معلوم نہیں کہ اس مسودہ قانون کے ساتھ آریہ پرشوں کی طرف سے کیا سلوک کیا جائیگا۔ لیکن اسکی بعض دفعات ایسی مضحکہ خیز ہیں۔ کہ ان کے برخلاف ہر شخص کو آواز بلند کرنی چاہیئے۔ مثلاً اس قانون کی رو سے ہر ایک عدالت میں آریوں کی شادی کا ایک رجسٹر رکھا جائیگا اور شادی کرنے کے بعد ہر ایک آریہ لڑکے اور لڑکی کو عدالت میں یہ ڈکلریشن دینا ہوگا کہ انہوں نے آپس میں شادی کرلی ہے دوسری بات یہ ہے کہ اگرچہ آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند نے پچیس سال سے کم عمر کے لڑکوں کی شادی کی سخت ممانعت کی ہے مگر اس قانون کی رو سے نہ صرف پندرہ سالہ بلکہ اس سے کم عمر کے لڑکوں کی شادی بھی جائز قرار دیجائیگی۔ ہم فی الحال اس بل پر اپنی رائے زنی کو اسوقت تک محفوظ رکھتے ہیں جب تک کہ آریہ سماجیوں کے خیالات کا پتہ نہ لگ جائے ؛ (ہندوستان)

KHILAFAT LIBRARY

آریہ سماج کی منزل مقصود

ہمعصر کانپور گوٹ جو ایک جوشیلہ آریہ اخبار ہے۔ اپنی تازہ اشاعت میں لکھتا ہے کہ :۔

"کانگرس اور لیگ اور آریہ سماج کی ایک ہی منزل ہے مسلمان آگرہ کا یہ خیال کہ کانگرس اور لیگ گورنمنٹ کے خلاف ایجی ٹیشن کررہی اسلیئے آریہ سماج کو کانگرس کے ساتھ نہیں ملنا چاہیئے۔ غلط فہمی اور کوتاہ اندیشی پر مبنی ہے۔ ہمارا تو یہ خیال ہے کہ جس طرح آریہ سماج اپنے سوشل اور دھارمک کاموں میں دلچسپی اور سرگرمی کا اظہار کررہا ہے پالیٹکس میں بھی اسی طرح حصہ لینا چاہیئے

قبول اسلام

مولوی حبیب اللہ مولوی فاضل لندن سے لکھتے ہیں :۔

"الحمد للہ۔ مجتبیٰ مکرمی حضرت مولانا مفتی محمد صادق صاحب کا انگلستان تشریف لانا تبلیغ اسلام کے واسطے بہت مفید ثابت ہورہا ہے آئے دن انگریز اصحاب آپکی پُرزور تقریر اور دلکش پیرایہ اور حسن اخلاق کے گرویدہ ہوکر اسلام میں داخل ہوتے ہیں چنانچہ ایک اور فوجی نوجوان مسٹر لٹرل متعینہ جے ٹوڈارڈ نے بطیب خاطر دین اسلام کو قبول کیا حضرت نے اسکا اسلامی نام جمال الدین رکھا۔ اللھم زد فزد۔ مفتی صاحب کا ایڈریس اب یہ ہے جو انگریزی میں لکھنا چاہیئے ؛

Islam House Edgware Rd,
London W. 2. England.

گورو گوبند سنگھ اور مسلمان

KHILAFAT LIBRARY

نمبر (۵)

ہم نے پچھلے نمبر میں یہ حوالہ دیا تھا کہ گورو مہاراج چمکور میں پہنچکر ایک عالیشان مکان میں محصور ہو گئے صرف چالیس سکھ جان نثار آپکے ساتھ تھے اور آپ ایک کمزور سی دیوار کے سہارہ سے دشمن کے ساتھ مقابلہ کرنے لگے ایک طرف چالیس آدمیوں کی مختصر سی جماعت ہے اور دوسری طرف لڈی دل لشکر ہے سوئی سے بھالا اور رائی سے پہاڑ کا مقابلہ ہے مگر گورو مہاراج نے بڑی جانبازی سے مقابلہ کیا ایک ایک سکھ میدان میں جاتا ہے اور مقابلہ کرکے میدان میں کھیت رہتا ہے۔ مگر غور کرو کہ دشمن کے ساتھ لڑنے کے لیئے تیار دل کا ٹکڑہ مشق بنانے کے لیئے اور یقینی موت کے منہ میں جھونکنے کے لیئے گورو صاحب سب سے پہلے اپنے بڑے صاحبزادہ کو دشمن کی فوج کے آگے کرتے ہیں اسی سے اندازہ لگالو کہ گورو صاحب کی ذات ممتا اور موہ دنیوی محبت اور خوف و ہوس سے بالکل بلند تھی۔ بچے کے پاؤں میں کانٹا چبھ جائے تو باپ بے کل ہو جاتا ہے مگر دیکھو گورو صاحب کے حوصلہ پر کہ وہ اپنے لخت جگر کا بازو پکڑ کر دشمن کے سامنے کرتے ہیں کہ جاؤ اور میدان میں لڑو۔ مارو یا مرو۔ جب بڑا صاحبزادہ لہولہان ہو جاتا ہے تو اس کا چھوٹا بھائی میدان میں جانے کے لیئے اجازت چاہتا ہے گورو صاحب کے دو لڑکے تو سرہند میں قتل کیئے گئے تھے ایک چمکور کے میدان میں کام آیا باقی ایک لڑکا رہ گیا۔ تین لڑکوں کے صدمہ کے بعد صرف وہی ایک لڑکا گورو صاحب کی آنکھوں کی روشنی اور دل کی ٹھنڈک تھی تین لڑکوں کی اس طرح جدائی کے بعد ایک لڑکا باقی رہ جائے جو باپ کو ایسی بچہ سے محبت ہو سکتی ہے وہ کوئی لکی چھپی بات نہیں ہے مگر جب بڑا لڑکا میدان میں کام آتا ہے تو گورو مہاراج اس سے چھوٹے لڑکے کو میدان میں کرتے ہیں وہ جانے سے پہلے پانی مانگتا ہے مگر باپ اور پیارا باپ یہ کہتا ہے کہ بہادر بچے اب یہ گھڑے کا ٹھنڈا پانی تمہاری پیاس نہیں بجھا سکتا جاؤ کارزار کا سرخ و گرم پانی تمہاری پیاس بجھائیگا یہ کہہ اپنے بچے کا بازو پکڑ کر میدان کی طرف ریل دیتے ہیں۔ پیارو! ذرا اس حوصلہ جرأت دلیری اور بہادری کو اپنے سامنے لاؤ تو تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ گورو صاحب ایک زبردست شخصیت کے انسان تھے۔ دو بچے سرہند میں قتل کیئے جاتے ہیں اور باقی دو بچے چمکور کے میدان میں کام آتے ہیں مگر کیا مجال کہ گورو صاحب کی آنکھوں سے آنسو تو ٹپکا ہو کیسا حوصلہ کیسی جرأت کیسی دلیری کہ ایک کا ایک بچہ مارا جائے تو وہ آسمان سر پر اٹھا لیتا ہے مگر گورو صاحب کے ایک ہی وقت میں چار لڑکے داغ مفارقت دیتے ہیں مگر وہ راضی بہ رضا ہیں اور اس شبد کا اچارن کرتے ہیں:۔

میں ہوں پرم پرکھ کے واسا
دیکھن آیو جگت تماشا

یعنی میں خداوند تعالیٰ کا غلام ہوں اور اس دنیا میں دنیا کی لیلا اور تماشا دیکھ رہا ہوں۔

راضی ہیں ہم اسی میں جسمیں تیری رضا ہے
یہاں یوں بھی واہ واہ اور وہاں بھی واہ واہ

بہرحال یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے کہ پہلے دو بچوں کا داغ ابھی تازہ ہی تھا کہ بقیہ دو بچوں کو اس طرح اپنے ہاتھ سے میدان جنگ میں آگے کر دیا اس سے گورو مہاراج کی اعلیٰ سپرٹ کا ثبوت ملتا ہے۔ جب دو بچے بھی میدان میں کام آئے تو ہندو راجوں نے اب اپنے دل میں خیال کیا کہ اسوقت گورو صاحب کا دل زخم خوردہ ہے جو بات بھی کہی جائیگی وہ فوراً مان جائینگے۔ انہوں نے گورو صاحب کے پاس پیغام بھیجا کہ اب بھی آپ اپنے مشن کا پرچار چھوڑ دیں اور دیوی دیوتا کی مہما کے گیت گانے شروع کر دیں مگر گورو صاحب جو پکے توحید پرست تھے انہوں نے نہایت بے پرواہی سے سر پھیر دیا کہ یہ سر سوائے اس وحدہٗ لاشریک کے اور کسی آستانہ کے سامنے نہیں جھک سکتا واقعی گورو صاحب کی ہمت کی تعریف کرنی پڑتی ہے کہ چالیس ساتھیوں سے بھی بہت میدان میں کام آئے دو لڑکے بھی میدان جنگ میں ڈھیر ہوئے ایسی حالت میں بالطبع ایک عام انسان کا دل ڈاوانڈول ڈولِ ہو جاتا ہے بلکہ بڑے بڑے انسان بھی پھسل جاتے ہیں مگر گورو مہاراج کمال بے پرواہی سے سر پھیر دیتے ہیں کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ سر جو خالق کے سامنے خمیدہ ہے مخلوق کے آگے جھکے۔ شام کے وقت گورو صاحب نے آنکھ بچا کر اپنی جگہ ایسے عقیدت کیش کو جسکی شکل گورو صاحب سے ملتی جلتی تھی کھڑا کر کے آپ قلعہ سے باہر نکل آئے مکان سے نکلنے پر دو مسلمانوں نے آپکو دیکھ لیا اور تعاقب کیا مگر جب نزدیک جا کر دیکھا تو پہچان لیا اور ادب سے پیش آئے کسی قسم کا تعرض نہ کیا حالانکہ اگر وہ چاہتے تو نہایت آسانی سے ساتھ گورو صاحب کو روک سکتے تھے مگر نہیں نہیں انہوں نے اشارتاً اور کنایتہً گورو صاحب کی شان میں کوئی گستاخی کا کلمہ بھی نہ نکالا اور بڑے ادب سے پیش آئے۔

گورو صاحب کئی راتوں سے تھکے ماندے تھے کھایا پیا بھی کچھ نہ تھا فاصلہ پر جنگل میں جا کر ایک کھیت میں دو چار ڈھیلے سرہانے رکھکر لیٹ گئے کئی راتوں سے نہ سونے کی وجہ سے گورو صاحب کو لیٹتے ہی نیند آگئی جب آنکھ کھلی تو رات کا پچھلا وقت تھا گورو مہاراج اٹھکر تن تنہا وہاں سے روانہ ہوئے اور صبح ماچھی واڑہ پہنچکر باہر باغ میں لیٹ گئے باغ کے مالک نبی خاں اور غنی خاں دو بھائی بھی وہیں تھے جب انہوں نے قریب جا کر دیکھا تو پہچان لیا کہ یہ گورو صاحب ہیں اور بے سروسامانی کی حالت میں شاہی فوج سے شکست کھا کر بھاگے ہیں تو وہ دونوں بھائی کمال عزت اور احترام سے پیش آئے بڑی محبت کے ساتھ انہیں اپنے ہاں لے گئے پہلے گورو صاحب کا وہاں پہنچکر ایک ہندو کے ہاں ٹھیرنے کا ارادہ ہوا مگر اس نے صاف جواب

دیدیا کہ میں ہرگز آپ کو اپنے گھر میں نہیں ٹھیرا سکتا۔ مگر غنی خان اور نبی خان دو بھائی کمال ادب سے گورو صاحب کو اپنے گھر لے گئے اس جگہ گورو صاحب کے تین عقیدت کیش سکھ بھی آملے۔ یہ معلوم ہونے پر کہ شاہی فوج تعاقب کئے آرہی ہے گورو صاحب نے غنی خان کے ذریعہ بعض تاریخوں کے رو سے اپنے فارسی کے استاد اور بعض روایات سے ہم مکتب قاضی پیر محمدؐ کو بلا بھیجا قاضی صاحب گورو صاحب کا نام سنتے ہی دوڑے آئے اور نہایت محبت سے ملے اور باہمی مشورہ کیا گیا کہ شاہی فوج کے تعاقب سے گورو صاحب کے بچانے کے لیئے کیا ترکیب کی جاوے آخر نبی خان اور غنی خان اور قاضی صاحب کے مشورہ سے یہ بات طے پائی کہ گورو صاحب کو نیلے کپڑے پہنائے جائیں اور انہیں اوچ شریف کا پیر ظاہر کیا جاوے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور شاہی فوج بھی ماچھی واڑہ پہنچ گئی اور نبی خان اور غنی خان کو بلا بھیجا اور انکو کہا گیا کہ تمہارے ہاں گوبند سنگھ چھپا ہوا ہے اسکو ہمارے حوالہ کردو انہوں نے کمال عقیدت سے کہا کہ وہ تو اوچ شریف کے پیر ہیں اور ہمارے ہاں اترے ہوئے ہیں۔ افسر فوج نے کہا کہ بہت بہتر آپ پیر صاحب کو لائیں ہم بھی انکی زیارت کریں گے چنانچہ گورو صاحب کو پالکی میں بٹھلا کر نبی خان اور غنی خان دونوں بھائیوں نے پالکی کو اپنے کندھوں پر اٹھایا اور انہیں خاص عزت اور احترام سے افسر فوج کے پاس لے گئے افسر فوج نے کہا کہ نہیں یہ تو گوبند سنگھ ہے مگر نبی خان اور غنی خان وقاضی پیر محمدؐ نے گواہی دی کہ نہیں یہ اوچ شریف کے پیر ہیں اور چند دنوں سے ہمارے ہاں تشریف فرما ہیں یہ صاف ظاہر ہے لباس بدلنے سے کبھی انسانی صورت میں کوئی ایسا فرق نہیں آجاتا کہ اسکا پہچاننا مشکل ہو جائے افسر فوج خوب سمجھتا تھا کہ یہ گورو گوبند سنگھ ہے۔ مگر جب انہوں نے دیکھا کہ اس طرح چند شریف مسلمان آپکی حمایت میں ہیں تو افسر فوج نے زیادہ اصرار کرنا مناسب نہ سمجھا صرف یہی کہا کہ ہم آپکے پیر صاحب کی دعوت کرتے ہیں۔ چنانچہ دعوت کی گئی گورو صاحب نبی خان غنی خان اور قاضی پیر محمدؐ صاحب نے ملکر افسر فوج کے ساتھ دعوت کو تناول فرمایا اور شاہی فوج واپس چلی گئی۔ اب۔ ذرا خدا کے لیئے گنگو رام برہمن اور دیوان سچا نند کے سلوک کا غنی خان اور نبی خان پٹھان اور قاضی پیر محمدؐ صاحب کے سلوک سے مقابلہ کرو کہ نمونوں میں کیسا زمین و آسمان کا فرق ہے ایک فریق گورو صاحب کے معصوم صاحبزادوں کو قتل کیئے جانے پر زور دیتا ہے دوسرا فریق نہ صرف یہ کہ ایسے نازک وقت میں جبکہ شاہی فوج گورو صاحب کا تعاقب کر رہی ہے اپنا دیتا ہے بلکہ انکو دشمن کے پنجہ سے رہائی دلانے کے لیئے اپنا پیر ظاہر کرتا ہے۔ اور انکی پالکی کو اپنے کندھوں پر اٹھانا اپنے لیئے باعث فخر سمجھتا ہے۔ ایسے اڑے وقت میں جبکہ اپنوں نے بھی گورو صاحب کا ساتھ چھوڑ دیا ایسے نازک وقت میں جبکہ گورو صاحب قطعی بے سروسامانی کی حالت میں ہیں ایسے وقت میں اگر کوئی پناہ دیتا ہے تو مسلمان۔ اور پھر پیار و پناہ بھی معمولی رنگ میں نہیں جب وہ دیکھتے ہیں کہ گورو صاحب ایسی حالت میں دشمن کے پنجہ سے رہائی پا سکتے ہیں جب انہیں اوچ شریف کا پیر ظاہر کیا جاوے اور خود حسن عقیدت کا جوش اپنے کندھوں پر رکھا جاوے اور انکی پالکی کو اپنے کندھوں پر اٹھایا جاوے تو مسلمان نہایت خوشی سے محض گورو صاحب کے بچاؤ کے لیئے ان امور کو بجالاتے ہیں کیا گنگو برہمن دیوان سچا نند اور نبی خان و غنی خان اور قاضی پیر محمدؐ ان ہر دو فریقین کا گورو صاحب سے سلوک کا نمونہ دیکھ کر کوئی یک طرفہ العین کے لیئے بھی خیال کر سکتا ہے کہ مسلمان گورو صاحب کے دشمن تھے نہیں نہیں ہرگز ہرگز نہیں۔ یہ وہ امور ہیں جو ہر تعصب اور ضد کو پرے پھینک کر اور خالی الذہن ہو کر غور کرنا چاہیئے۔ ہماری دل و جان سے دعا ہے کہ ایام سابق میں جس طرح سکھ اور مسلمان باہمی بھائیوں بھائیوں کی طرح رہتے تھے آج ہم بھی انکے نیک نمونہ کو اپنا دستور العمل بنائیں۔ آئندہ نمبر میں انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس بات پر روشنی ڈالیں گے کہ اس کے بعد گورو صاحب کو کن مشکلات سے گذرنا پڑا۔

KHILAFAT LIBRARY

ایں ماتم سخت است

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کی بڑی صاحبزادی اور ہمارے معزز مکرم دوست جناب شیخ فضل الرحمن صاحب کی زوجہ محترمہ نے ۱۱ دسمبر کو اس دار فانی سے کوچ کیا مرحومہ چار لڑکے اور تین لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑ گئی ہے ایسے وقت میں ہر طرح پر صبر و شکر تلقین کرنا گویا انسانی مقتضیات کا خون کرنا ہے مگر ہم مسلمانوں کے لیئے جنہیں اس خالق کل شئی نے صبر کی بیحد تاکید فرمائی ہے اور ہر دکھ درد میں ان اللہ مع الصابرین کی بشارت کا پھایا اپنے زخمی جگر پر لگانے کی تاکید کی ہے۔ اس لیئے ہماری ہر دلی ہمدردی ہے۔ دعا ہے خداوند تعالیٰ مفتی صاحب مکرم کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے اور مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے مرحومہ بہت سی صفات حسنہ کی مالکہ تھی جن دنوں میں قبل از پنا مکان خریدا ہے مرحومہ نے میری مرحومہ بیوی کے پاس کچھ روپیہ بغرض حفاظت رکھوایا کہ ضرورت کے وقت واپس لے لیں گی مرحومہ کی علالت سے موقعہ انتظام پہلے ہو چکا تھا اسلیئے مرحومہ کا عطیہ بصد شکریہ واپس کیا گیا مگر انکی امانت انہیں نہ پہنچ سکی ہماری دوسری بہنوں کے لیئے مرحومہ کی زندگی ایک پاک نمونہ تھی دعا اور ہر دل سے دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ مرحومہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

مکرمی ماسٹر عبدالعزیز صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ مجھ سے پچھلے دنوں اپنے دوست بھائی فضل حق خان صاحب کے ہاں ٹھیرنے کا اتفاق ہوا انکے والد مکرم بیمار تھے میری موجودگی میں وہ فوت ہو گئے چونکہ وہ غیر احمدی تھے اسلیئے انہوں نے اپنے والد صاحب کا جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا رفتہ رفتہ دوستوں نے سمجھایا کہ آپکے والد ہیں جنازہ ضرور پڑھنا چاہیئے مگر انہوں نے کہا

KHILAFAT LIBRARY

قدامتِ وید

(سلسلہ کیلئے دیکھو نمبر گذشتہ)

آریہ صاحبان کا دعویٰ کہ ازل سے ہی چار وید نازل ہوئے یہ کہ وید چار رشیوں اگنی وایو انگرا ادیتہ پر نازل ہوئے؟ اوروں پر کیوں نہ ہوئے ترجیح بلا مرجح۔

اس کا جواب آریہ دوست یہ دیتے ہیں۔ کہ اس سے پہلے کلپ یعنی سرشٹی کے وقت۔ اور پھر اس دنیا کے دوبارہ آغاز ہوتے وقت صرف یہی چار رشی تھے جنہوں نے عمدہ کرم کیئے۔ کئی کلپ گذر گئے۔ ہر کلپ میں چار رشی کیوں ہوتے ہیں۔ اگر شروع کلپ میں زیادہ آدمی مستحق نکل آویں پھر انپر بھی ضرور کسی وید کا نزول ہونا چاہیئے کیونکہ خدا بے انصاف نہیں ہے ؛

(۲) یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی شخص بھی الہام پانے کا مستحق نہ نکلے اور دنیا اندھیرے میں بھٹکتی پھر گی اور ویدوں کے گیان سے محروم رہیگی ؛

(۳) نقص یہ لازم آتا ہے کہ اگر چار رشیوں کے بعد اور کوئی آدمی الہام پانے کا مستحق نکل آوے تو اُسے بھی الہام سے محروم رکھا جاویگا خدا دیالو ہے وہ کیوں ایسا کرنے لگا یہ تو ترجیح بلا مرجح ہے ؛

(۴) دوم یہ کہ آریہ سماج کے نزدیک آکاش بانی یا الہام اس جنم میں جو اعمال صالحہ تقویٰ اور طہارت اختیار کی جائیگی تو دوسری کلپ میں جاکر کہیں الہام کا مستحق بنے گا ؛

(۵) اس میں بہت سے نقص واقع ہوتے ہیں ؛

(۱) اوّل اگر ایک جنم کی باتیں دوسرے جنم میں یاد رہیں تو دوسرے لوگوں کو حق الیقین ہو جاتا کہ واقعی فلاں شخص جو رشی مہارشی وغیرہ بنایا گیا ہے یہ اسکے پہلے جنم کا نتیجہ ہے اور جب تک کسی شخص کو کسی بات پر یقین واثق نہ ہو اُس کا دل قرار نہیں پکڑتا ؛

(۲) یہ رانی کی بات یہ ہے کہ ایک روح تقویٰ طہارت اور پاکیزگی اختیار کرتی ہے اس جسم کے ذریعہ مگر یہ جسم جو تقویٰ اور طہارت کے لیئے روح کے ساتھ برابر کا مجاہدہ میں مصروف ہے یہ دوسرے کلپ کے بعد نہیں ہوگا اور الہام اور اکاش بانی کا لطف اور مزا اٹھائے گا دوسرا جسم یہ انصاف سے بعید ہے۔ مسلمان بھی دوسرا جسم مانتے ہیں مگر وہ اسکے تشخص کے بدل جانے سے اتفاق نہیں کرتے ؛

اندرونی دلیل اوّل

آریہ مسافر میں ایک شرتی کا بحوالہ سوامی دیانند صاحب اس طرح ترجمہ کیا گیا ہے کہ ایشور ہدایت کرتا ہے کہ اے انسانو! تم میرے بتائے ہوئے پر انصاف اور بے تعصب راستی کی صفت سے موصوف دھرم پر چلو اور ہمیشہ اسپر قائم رہو تم ہمیشہ لگاتار سعی اور کوشش کرو کہ جس سے تمہارے دل علم کے نور سے منوّر اور انند سے بھرپور ہو جاویں تم کو دھرم ہی پر عمل کرنا چاہیئے ادھرم اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔ جس طرح زمانہ قدیم یعنی صاحب علم ومعرفت راستی شعار طرفداری سے بری اور تعصب سے خالی تمام اور دھرم کے حکم کو عزیز جاننے والا تمہارے بزرگ تمام علوم سے ماہر اور لائق وفائق گذر چکے ہیں۔ مجھ بھاگ یعنی بھجن (اطاعت عبادت) کرنیکے لائق قادر مطلق وغیرہ صفات سے موصوف ایشور کے حکم کی تعمیل یا میرے بنائے ہوئے دھرم پر عمل کرتے رہے ہیں۔ اسی طرح تم بھی اس دھرم کے پابند رہو۔ تاکہ وید میں بنائے ہوئے دھرم کا تمکو بلاشک و شبہ علم ہو جاوے۔ پھر اسی رسالہ میں دوسری جگہ لکھا۔ کہ اس شرتی میں یہ دکھلایا گیا ہے کہ زمانہ قدیم کے داناؤں اور پارساؤں کا نمایاں اور خاص وصف یہ تھا کہ وہ نشکام کرتے تھے یعنی خود غرض نہ تھے مذکورہ بالا شرتی سے اظہر من الشمس ہے کہ جسوقت وید نازل ہوا اسوقت دنیا کو پیدا ہوئے اسقدر عرصہ گذر چکا تھا کہ وید کے مصنف کو بے تعصبی اور اس سے دھرم پر چلنے میں قدیم لوگوں کے حکماء اور راستبازوں کا حوالہ دینا پڑا اور انکا نمونہ اختیار کرنے کی ہدایت کرنی پڑی ؛

پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ وید آدی سرشٹی میں نازل نہیں ہوئے سوامی دیانند صاحب کا یہ عقیدہ ہے کہ سب سے پہلے آدمی یا رشی ماں باپ کے توصل اور ملاپ سے پیدا نہیں ہوئے بلکہ جنگلی نباتات کی طرح پیدا ہوئے اور وقت پیدائش جوان اور تن ومند تھے ؛

ہماری اس سے بحث نہیں کہ یہ پیدائش کیسی یہ ایک الگ مضمون ہے جسپر حسب موقعہ کسی دوسرے وقت میں بحث کیجائیگی۔ مگر سوال یہ ہے کہ جن پر ویدوں کا نزول ہوا انہیں یہ الہام ہونا کہ تم سبھی خود غرضی سے پاک ہو کر دیانت اور امانت کے ساتھ ویسی ہی راستی اور دھرم حاصل کرو یہ صریح دلیل ہے اس امر کی کہ وید اسوقت کے نزول شدہ ہیں۔ جبکہ دنیا میں بغض وتعصب کا دور دورہ تھا جبکہ دنیا میں دھرم اور ادھرم کا امتیاز نہ تھا جبکہ دنیا میں راستی اور پاکیزگی کی بجائے گندا اور فسق وفجور نے لے لی تھی۔ تبھی تو وید نے یہ کہا کہ تم ان پہلے لوگوں کا نمونہ اختیار کرو جو خود غرض نہ تھے جو راست باز تھے جو تقویٰ اور عبادت والے تھے ؛

(۳) آریوں کا یہ عقیدہ ہے کہ وید خدا کا گیان وہ کبھی فناہ نہیں ہوئے جو دنیا فنا ہو کر دوبارہ بنتی ہے تو ویدوں کا گیان پھر سے آموجود ہوتا ہے۔ مگر ویدوں میں درج ہونا کہ تم ان لوگوں کا نمونہ اختیار کرو جو تم سے پہلے ہو چکے ہیں اگر وید ایشور کا سب سے پہلے گیان ہے تو ان لوگوں کا نمونہ اختیار کرنے کی ہدایت کرنا جن کا خارج میں کوئی وجود نہیں ہے۔ ادراک اور فہم وفراست سے بالاتر امر ہے۔ اس شرتی کو صحیح ماننے کے لیئے قبول کرنا پڑے گا کہ ویدوں کے نزول ہونے سے پہلے خارج میں۔ ایسے لوگ ضرور تھے جنہیں ویدوں سے تقدم زمانی حاصل تھا۔

پس ویدوں کی قدامت بالکل کافور ؛

ویدوں کے قدیم نہ ہونے پر دوسری دلیل

سوامی دیانند صاحب اپنے بھاش میں لکھتے ہیں۔ کہ "وے ہوم کہنے والے لوگو تم جس طرح ہوا اور آگ کی تعریفیں گاتے پہلے سے چلے آتے ہو اسی طرح اب بھی انکو گاتری وزن والے وید کے عمدہ منتروں سے سرج وغیرہ سروں سے گاؤ (رگوید منڈل اوّل سکت ۱۲ منتر ۱)

KHILAFAT LIBRARY

سیر کشمیر

(جناب مفتی فضل الرحمن صاحب کے اپنے قلم سے)

(سلسلہ کیلئے دیکھو گذشتہ نمبر)

دوسری بات جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ جن لوگوں کو کوئی مرتبہ یا شان مرحمت فرماتا ہے۔ انکے اندر ایسی قسم کی ہمدردی اور اخلاق بھی بھر دیتا ہے۔ اور یہ ہمارا روزمرہ کا مشاہدہ ہے۔ جسکو اپنی ذات کے لیے چنتا ہے۔ اسکو تو پھر وہ اپنے ہی صفات بخشدیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت تو احباب نے اکثر پڑھی یا سنی ہی ہوگی۔ حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی سیرت بھی عین آپکے مقدم ہے۔ نواب محمد عبداللہ خانصاحب نے جب آپ سے عرض کیا کہ میں مفتی صاحب کو ساتھ لیجانا چاہتا ہوں۔ تو وہ وجہ جو رحمۃ اللعلمین ہے۔ فرمانے لگا کہاں لیجانا مگر پہلے وہ اس مریض کو دیکھ آویں جسکے لیئے میں پہلے انکو حکم دے چکا ہوں کوئی دنیادار آدمی ہوتا تو ایسے قریبی رشتہ دار کے لیئے فوراً حکم دیتا کہ ہاں لیجاؤ۔ مگر نہیں آپکو اپنے قوم کی ہمدردی رشتہ داروں سے بڑھکر ہے۔ عبداللہ خانصاحب بالکل تیار۔ اور مجھے حکم دیا جاتا ہے کہ تم پہلے اس بیمار کی طرف جاؤ۔ میں نے خود بھی عرض کیا کہ حضور نہ معلوم وہاں کتنے دن لگیں۔ اور ادھر یہ تیار ہیں۔ فرمایا کوئی حرج نہیں۔ آپ ضرور پہلے وہاں جائیں۔ اور وہاں ہفتہ کے روز تک واپس آجانا۔ مجھے یہ حیرت کہ مریض تو ایسا سخت بیمار اور عرصہ سے بیمار میں دو دن میں وہاں کیا بناؤنگا مگر خدا تعالیٰ نے اسکی دعاؤں کو سن لیا اور دو دن تو کیا بعض کو دو ہی گھنٹہ میں رو بصحت کردیا۔ اور اس خدا کے برگزیدہ کی بات کو پورا دیا۔ غرض میں جمعہ کی نماز کے بعد وہاں سے واپس ہوکر ہفتہ کے دن دوپہر کو میں بٹالہ اسٹیشن پر دو بجے پہنچا۔ یہاں حکیم محمد عمر صاحب اور حکیم خلیل احمد صاحب بھی مجھے ملے۔ جو قادیان کو تشریف لے جارہے تھے۔ چنانچہ دو تین گھنٹہ آرام کرنیکے بعد ہم لوگ روانہ قادیان ہوئے۔ راستہ میں ڈیونی والی کے تکیہ کے قریب مجھے حضرت صاحبزادہ صاحبان بٹالہ کو جاتے ہوئے ملے جنہوں نے مجھے سخت تاکید کی کہ کل شام تک ضرور واپس ہمارے پاس پہنچ جاؤ۔ بہرحال شام کو میں قادیان پہنچا تو معلوم ہوا کہ علاوہ دونوں گھوڑیوں کے جو میرے گھر پر موجود تھیں میری گاڈیش جو کہیں باہر بھیجی ہوئی تھی وہ بھی واپس گھر پر پہنچ چکی ہے۔ نیز ایک ڈیوڑھی کا ایکستوڑا بھی ٹوٹ گیا ہے جسکو بہت جلد اگر نیا نہ چڑھایا جاویگا تو دو منزلہ چھت کے گرنے کا اندیشہ ہے۔ ادھر روانگی بہت قریب۔ ادھر گھر میں بیوی جو کہ اڑھائی سال سے بیمار چلی آتی ہے اسکی تکالیف میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جب میں اسی وقت سب ہی حضرت صاحب کو ملنے کے لیئے گیا تو آپنے بھی یہی فرمایا کہ میاں عبداللہ خانصاحب تمہارا انتظار کرتے گئے ہیں۔ بہت جلد چلے جاؤ۔ ان معاملات کے ہوتے ہوئے میرے لیئے سیرانی کا موجب ہو سکتا تھا کہ میں کیا کروں مگر میرے لیئے حیرانی کا مقام نہ تھا کیونکہ میرا یہ ایمان ہے اور ہمیشہ سے ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ یا اُن کے خاندان کی خدمت یہی دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے اور اُنکے حکم کی اتباع ہمارے لیئے ضروری اور لازمی ہے۔ علی الصبح خدا تعالیٰ نے ایک مستری کو خود بخود میرے پاس بھیجدیا جسکے سپرد میں نے توڑے کا کام کیا اور وہ خود ہی توڑا لایا اور خود ہی چھت میں لگا کر ۱۰ بجے سے پہلے پہلے مجھے اطلاع دیگیا کہ میرا کام مکمل ہوگیا ہے اسجگہ میں اپنے ان دونوں دوستوں کی مہربانی کا شکریہ اگر ادا نہ کروں تو یہ بھی احسان فراموشی ہے۔ جنمیں سے گھوڑی تو میرے عزیز دوست مستری محمد افضل صاحب نے اپنے پاس رکھنے کا وعدہ کیا اور گاڈیش ایک آدمی کے ذریعہ میرے پیارے دوست شیخ یعقوب علی صاحب نے خانصاحب غلام محی الدین خاں احمدی سب انسپکٹر کامنوواں کے پاس بھیجدی۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اور یہ سب کام دس بجے سے پہلے پہلے ختم ہوگیا۔ اور میرے مولا نے بطفیل حضرت مسیح موعودؑ و خلیفۃ المسیحؑ۔ میری ایمان کیمطابق مجھے کسی حیرانی میں نہیں ڈالا۔ اور جھٹ پٹ آرام اور سکون سے کام اطمینان بخش ہوگیا۔ اب رہا معاملہ بیوی کی بیماری کا۔ جب میں نے اس سے دریافت کیا کہ مجھے یہ حکم ملتا ہے تو اس نے شرح صدر سے مجھے جواب دیا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی اولاد کیخدمت سے بڑھکر اور کیا کام ہے۔ ہم غریب لوگ ہیں مالی خدمت تو کر نہیں سکتے شاید اسی طرح ہماری نجات ہو سکے۔ الحمد للہ کہ میں اپنے دل میں کوئی رکاوٹ نہیں پاتی۔ آپ جائیں اور ضرور جائیں۔ اور ہم لوگ (کہ اللہ کے سپرد کریں جس خدا کے برگزیدہ کی خدمت اور حکم کی تعمیل میں آپ جاتے ہیں۔ کیا وہ ہمکو ضائع کردیگا۔ ہرگز نہیں۔ اسکے ان الفاظ سے اطمینان حاصل کرکے میں حسب الحکم نواب صاحب خانصاحب حضرت نواب صاحب قبلہ کو ملنے اور اطلاع دینے کیلئے گیا۔ تو آپ اندر تشریف رکھتے تھے میں نے میاں عبدالرحمن خانصاحب کی معرفت اندر اطلاع بھیجی۔ جسپر حضرت نواب صاحب نے میاں عبدالرحمن خانصاحب کی معرفت مجھے یہ تحریک کی کہ میں تنخواہ مقرر کرکے جاؤں۔ اس لفظ سے میرے دل میں ایک انقباض پیدا ہوگیا۔ وہ اسلیئے کہ میں تو محض دینی کام سمجھکر حضرت خلیفۃ المسیحؑ کے حکم کے ماتحت جارہا تھا ہوں اور اس امر کو اپنا فخر سمجھتا ہوں۔ اس طرح تو میری وہ نیت رہتی ہی نہ ثواب۔ اسلیئے وہاں سے واپس قادیان میں پہنچکر میں نے آقا کو عریضہ لکھا کہ اس طرح پر میرے جانے میں روک پیدا ہوگئی ہے۔ میں تنخواہ اور ملازم ہوکر ہرگز جانا نہیں چاہتا۔ میں تو مسیح موعودؑ کی ذریات کا خادم بنکر جانا چاہتا ہوں۔ اسپر میری روانگی ملتوی ہوگئی۔

یہاں پر میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ قادیان میں ضرور مجھے کوئی طبی آمدنی نہیں۔ قادیان میں میری زیادہ سے زیادہ پندرہ بیس روپے ماہوار آمدنی ہے۔ اور قادیان میں میرا خرچ پچاس روپیہ ماہوار سے کم ہرگز نہیں۔ اور محض خدا تعالیٰ کے فضل سے میرا گذارہ الحمد للہ کہ بہت لوگوں سے اچھا ہے۔ میں کبھی کسی سے سوال بھی خدا کے فضل سے نہیں کرتا۔ اور کوئی امیر ہو یا غریب مجھ پر یہ احسان بھی نہیں رکھ سکتا کہ اس نے مجھ پر کوئی احسان کیا ہو۔ ہاں کوئی امیر ہو یا غریب اللہ تعالیٰ کے محض فضل سے میں نے اسپر ضرور احسان کیا ہوگا۔ اور بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ چونکہ اسکی آمدنی بہت قلیل ہے اسلیئے اسکے اخراجات بھی بہت ہی قلیل ہیں۔ وہ یہ یاد رکھیں کہ میرا گذارہ حضرت مسیح موعودؑ کی زبان کی برکت سے ہو رہا ہے جو میں ذیل میں عرض کروں گا۔ وہ یہ نہ سمجھیں کہ میں کسی ایسے ذریعہ سے اپنا گذارہ کرتا ہوں جو کوئی ناجائز ذریعہ ہو۔ اور نہ میں ایسا خسیس ہوں کہ دس پانچ روپیہ میں گذارہ کرتا ہوں اللہ کے فضل سے۔ میرے چار لڑکے۔ تین لڑکیاں دونوں سیال اور ایک نواسہ ہے۔ اور خدا انکی عمر دراز کرے۔

(باقی آئندہ)

۱۲

ادویات متعلقہ امراض نسواں و اطفال

KHILAFAT LIBRARY

ایک دوا

اکثر بچوں کو

اکثر بچوں کا